70270 ـ غلط قرآن پڑھنے والے كے پيچھے نماز ادا كرنا

سوال

جس مسجد ميں ميں نماز ادا كرتا ہوں اس كا امام سورۃ الفاتحہ ميں غلطياں كرتا ہے، پيش كى جگہ زبر اور پيش كى جگہ زير پڑھ جاتا ہے جس كى وجہ سے آيت كا معنى بدل جاتا ہے تو كيا اس كے پيچھے نماز ادا كرنا صحيح ہے ؟
ہمارى مسجد ميں نماز كے بعد ايك بدعت بھى پائى جاتى ہے وہ يہ كہ اجتماعى صورت ميں سو بار يا لطيف كا ورد كيا جاتا ہے، كيا يہ صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر كوئى امام يا مقتدى قرآت فاتحہ ميں غلطى كرے جس سے آيات كا معنى بدل جائے تو اس كى نماز باطل ہے؛ كيونكہ سورۃ الفاتحہ نماز كے اركان ميں سے ايك ركن ہے، اس پر واجب اور ضرورى ہے كہ وہ اپنى قرآت صحيح كرے، اور صحيح طريقہ سے سورۃ الفاتحہ پڑھنا سيكھے، ليكن اگر وہ اس تعليم ميں جدوجھد اور كوشش كرنے كے باوجود صحيح كرنے سے عاجز ہو تو پھر اللہ تعالى كسى نفس كو اس كى استطاعت سے زيادہ مكلف نہيں كرتا، ليكن اگر وہ امام ہو تو پھر اس كے پيچھے بھى وہى شخص نماز ادا كرے جو اس طرح غلط پڑھنے والا ہے يا اس سے بھى كم صحيح سورۃ فاتحہ پڑھتا ہو.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قرآت ميں لحن يعنى غلطياں كرنے والے كا امامت كرانا مكروہ ہے؛ پھر ديكھا جائيگا كہ: اگر اس كى غلطى معنى ميں تبديلى كا باعث نہيں بنتى مثلا الحمد للہ ميں ہاء پر پيش پڑھنا تو اس كى اور اس كے پيچھے نماز ادا كرنا صحيح ہے.

ليكن اگر معنى ميں تبديلى كا باعث بنتى ہو مثلا انعمت ميں تاء پر پيش پڑھنا يا پھر اس پر زير پڑھنا تو اس كى نماز باطل ہو جائيگى، اور مثلا اس كا قول: الصراط المستقين؛ اگر تو اس كى زبان اس كے اختيار ميں اور لكنت نہ پائى جائے اور اس كے ليے اس كو سيكھنا ممكن ہو تو اس كى تعليم لازم ہے، ليكن اگر وہ ايسا نہ كر سكتا ہو اور وقت تنگ ہو تو نماز ادا كر لے اور پھر قضاء كرے اور اس كى اقتدا ميں نماز ادا كرنا جائز نہيں.

اور اگر زبان میں لکنت ہو یعنی زبان اس کی فرمانبردار نہ ہو یا پھر وہ نہ گزرا ہو جس میں اس کو سیکھنا ممکن ہو اگر یہ غلطی سورۃ فاتحہ میں ہو تو اس کے پیچھے اس جیسے شخص کی نماز صحیح ہو گی، اور صحیح زبان والے شخص کی اس کے پیچھے اور پڑھے ہوئے شخص کی ان پڑھ شخص کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہو گی، اور اگر فاتحہ کے علاوہ میں غلطی ہو تو اس کی اپنی اور اس کے پیچھے والے کی بھی نماز صحیح ہو گی " انتہی

دیکھیں: روضۃ الطالبین (1 / 350).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر غیر پڑھا لکھا کسی غیر پڑھے لکھے اور پڑھے ہوئے دونوں کی امامت کرائے پڑھا لکھا اکیلا نماز دھرائے گا، امی یعنی ان پڑھ وہ ہے جسے سورۃ فاتحہ اچھی طرح پڑھنی نہ آتی ہو یا اس کا کچھ حصہ نہ پڑھ سکتا ہے، یا پھر اس کا کوئی حرف نہ پڑھ سکتا ہو.

اور اگر وہ اس کے علاوہ اچھا پڑھ سکتا ہو تو اچھا پڑھنے والے کی امامت کرانا جائز نہیں، اور اپنے جیسے کی امامت کرانا صحیح ہے.

پھر کہتے ہیں:

" اور جس نے عاجز ہونے کی بنا سورۃ فاتحہ کا کوئی حرف چھوڑ دیا، یا اسے کسی اور حرف میں تبدیل کر دیا جیسا کہ تتلانے والا شخص راء کو غین بنا دیتا ہے، یا پھر ہکلانے والا جو ایک حرف کو دوسرے میں مدغم کر دیتا ہے، یا کوئی ایسی غلطی کرے جس سے معنی ہی بدل جائے مثلا کوئی شخص ایاك کی کاف پر زیر پڑھے یا انعمت کی تاء پر پیش پڑھے اور اس کی اصلاح اور صحیح کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ امی یعنی ان پڑھ کی طرح ہی ہے اس کے لیے قارئ یعنی پڑھے ہوئے کی امامت کرانا صحیح نہیں.

ان میں سے ہر ایک کے لیے اپنے جیسے شخص کی امامت کرانا جائز ہے؛ کیونکہ وہ دونوں ان پڑھ ہیں، اس لیے دونوں کے لیے ایک دوسرے کی امامت کرانی جائز ہوئی، بالکل ان دو اشخاص کی طرح جو کچھ بھی صحیح نہ پڑھ سکتے ہوں.

اور اگر وہ اس میں سے کچھ کو صحیح کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور وہ اس کی اصلاح نہ کرے یعنی صحیح نہ پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں، اور نہ ہی اس کی اقتدا کرنے والے کی نماز صحیح ہو گی"

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" بہت زیادہ غلط پڑھنے والے شخص کے لیے امامت کرانا مکروہ ہے جو معنی تبدیل نہ کرتا ہو، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے، اور جو غلطی نہیں کرتا اس کی نماز صحیح ہو گی، کیونکہ اس نے قرآت کا فرض ادا کر دیا ہے.

اور اگر سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی اور آیت میں معنی تبدیل کر دیا تو اس کی نماز صحیح ہونے کو نہ تو ممنوع کیا جائیگا اور نہ ہی اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کو لیکن اگر وہ تعمدا اور جان بوجھ کر ایسا کرے تو دونوں کی نماز باطل ہو جائیگی....

لیکن اگر اس کی غلطی کی بنا پر آیات کا معنی تبدیل نہیں ہوتا تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن اس کے لیے قرآت سیکھنا واجب ہے.

اور اگر اس کی غلطی سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی اور آیت میں ہو اس کی نماز میں نقص تو ہو گا لیکن باطل نہیں ہو گی اور کسی متقن قارئ کے پیچھے نماز ادا کرنا غلط قرآت والے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے سے بلاشك زیادہ اولی ہے، اور ذمہ داران کے لیے اس طرح کے جاہل لوگوں کو نماز کی امامت کے لیے مقرر کرنا جائز نہیں، اگر ایسا کرینگے تو وہ بھی ان کے ساتھ گناہ میں شریك ہونگے "

دیکھیں: المغنی (3 / 29 - 32) طبع ھجر

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

" لیکن اگر وہ غلط پڑھتا ہو اور اس کی غلطی سے معنی تبدیل نہ ہو تو میسر ہونے کی صورت میں صحیح قرآت کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا اولی اور بہتر ہے.

لیکن اگر اس کی غلطی سورۃ فاتحہ میں ہو اور معنی تبدیل کر دے تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا باطل ہے، کیونکہ یہ اس کے غلط پڑھنے کی بنا پر ہے نہ مثلا جو شخص ایاك نعبد میں کاف پر زیر پڑھ یا پھر انعمت علیھم کے تاء پر پیش یا زیر پڑھ لے.

اور اگر اس کا حفظ کمزور ہونےکی بنا پر غلطی ہو تو اس کے علاوہ دوسرا شخص جو زیادہ حافظ ہے اس کو امام بنانا اولی اور بہتر ہے "

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (2 / 527).

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال كيا گيا:

ايك امام قرآن مجید کی تلاوت میں غلطیاں کرتا ہے بعض اوقات قرآنی آیات میں حروف زیادہ کر دیتا ہے یا کم پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اگر تو اس کی غلطی آیات کے معانی کو تبدیل نہ کرے ت واس کے پیچھے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں مثلا الحمد للہ رب العالمین میں رب کی باء پر زبر یا پیش پڑھے، اور اسی طرح الرحمن کے نون پر زبر یا پیش.

لیکن اگر اس غلطی سے معانی تبدیل ہو جاتے ہوں اور اسے سکھانے اور اس کی غلطی بتانے کے باوجود وہ اسے صحیح نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے، مثلا اياك نعبد میں کاف پر زیر پڑھ دے، یا انعمت کی تاء پر پیش یا زیر پڑھ دے، اگر وہ سکھانے سے سیکھ جائے اور لقمہ دینے سے غلطی کی اصلاح کر لے تو اس کی نماز اور قرآت صحیح ہے.

ہر حال میں مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنے بھائی کو نماز کی حالت میں یا نماز سے باہر ہر وقت تعلیم دے، اور جب وہ غلطی کرے تو اسے غلطی کا لقمہ دے، اور جب وہ جاہل ہو تو اسے تعلیم دے اور جب قرآن بھول جائے تو وہ اس کی تصحیح کرے "

دیکھیں: مجموع فتاوى ابن باز (12 / 98 - 99).

دوم:

رہا مسئلہ یا لطیف کا سو بار ورد کرنا: تو بلاشک و شبہ یہ بدعت ہے اگر مسلمان شخص صرف اکیلا کلمہ یا لطیف کہتا رہے تو یہ بدعت ہو گی کیونکہ یہ جملہ مفیدہ نہیں ہے، یہ اللہ کے لیے ندا اور پکار تو ہے لیکن اس کے بعد کیا ہے ؟

کیا وہ اپنے رب سے کچھ طلب کر رہا ہے ؟ کیا اس کے بعد وہ اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنا چاہتا ہے ؟ اس میں سے کچھ بھی نہیں، اور پھر اگر یہ اجتماعی صورت میں ورد کیا جائے تو یہ ایک اور بدعت ہو گی.

مزید آپ اس کے متعلق درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (26867) اور (22457) کے جوابات.

واللہ اعلم .